السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ہیروین اسمگلنگ کرتے ہوئے پکڑا گیا۔ اسے پندرہ سال کی سزا ہوئی۔ اس کا چچا لوگوں سے مالی مدد طلب کرتا پھر رہا ہے تاکہ رشوت دے کر اپنے بھتیجے کو جیل سے رہا کرا سکے۔ چچا اپنے بھتیجے کی مجرمانہ حرکت کی حمایت نہیں کرتا تاہم وہ اسے جیل سے اس لیے رہا کرانا چاہتا ہے کہ اس کے چھوٹے، چھوٹے بچے ہیں اور سزا کی مدت بہت زیادہ ہے۔ کیا ایسی صورت میں رشوت دینا جائز ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہیروین ایسی چیزوں کی اسمگلنگ کرنا ایسا بھیانک جرم ہے کہ ایسے مجرم کو اس کے کیے کی سزا ملنی چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ منشیات سے بڑھ کر معاشرے کو تباہ و برباد کرنے والی کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ یہ شراب کی طرح ہے بلکہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے کیوں کہ ان منشیات کا استعمال کرنے والا ہمیشہ تصورات کی دنیا میں مگن رہتا ہے اور منشیات نہ ملنے کی صورت میں پاگل ہو جاتا ہے۔ ایسے افراد سے ہر گز وہ معاشرہ تشکیل نہیں پا سکتا جو کسی کام کے لائق ہو۔ ایسا معاشرہ ناکارہ اور نا اہل افراد پر مشتمل ہوگا۔ چنانچہ جو لوگ ان منشیات کی اسمگلنگ کر کے معاشرے کو تباہ و برباد کرتے ہیں وہ سخت سے سخت سزا کے مستحق ہیں۔ اگر حکومت نے اسے پندرہ سال قید کی سزا دی ہے۔ تو اب اسے یہ سزا بھگتنی چاہیے۔

ایسے شخص کو سزا سے بچانا بہ ذات خود ایک جرم ہے۔ کیوں کہ اس طرح مجرم کے ہاتھ مضبوط ہوں گے اور اسے سزا سے بچانے کے لیے رشوت دینا دوہرا جرم ہوا۔ کیوں کہ یہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

"لَعَنَ اللہُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ وَالرَّائِشَ" (ترمذی، حاکم، ابن حبان، احمد)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے لینے والے اور اس کام میں دلال بننے والے سب پر لعنت فرمائی ہے''

چچا کو چاہیے کہ لوگوں سے جو مالی مساعدہ ملتا ہے اسے بھتیجے کے بال بچوں کی کفالت پر خرچ کرے نہ کہ رشوت دے کر ایک مجرم کو سزا سے بچانے کے لیے یہ رقم خرچ کرے۔ یہ بچے بچارے اپنے باپ کے جرم میں شریک نہیں ہیں۔ یہ لوگوں کی مدد کے محتاج ہیں۔ ان کی ہر ممکن مدد کرنی چاہیے۔

ویسے یہ حکومت کی ذمے داری ہے کہ جن افراد کو وہ قید کرتی ہے ان کے اہل و عیال کی کفالت وہ خود کرے۔ کیوں کہ بال بچوں کو بے سہارا چھوڑ دینا ان کو تباہ و برباد کرنے کے لیے کافی ہے اور کیا پتا کہ بے سہارا ہونے کی وجہ سے یہ بچے بڑے ہو کر خود مجرم بن جائیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

اجتماعی معاملات، جلد: 1، صفحہ: 325

محدث فتویٰ